© rasailojaraid.com

خارجہ کمیٹی

سازمانِ اہلِ سنت ایران

ایران میں اہلِ سنت کے عظیم دینی پیشوا

علامہ ابراھیم دامنی کو کیوں گرفتار کیا گیا؟

حضرت علامہ ابراھیم دامنی حفظہ اللہ ایرانی سنیوں کے عظیم علمی، دینی اور روحانی پیشوا ہیں۔ علمی نقطہ نظر سے وہ اھل سنت ایران کے سب سے بڑے عالمِ دین ہیں۔ وہ ایک نڈر، بے باک اور مجاھد عالمِ دین ہیں۔ علامہ ابراہیم صوبہ بلوچستان کے قصبہ "دامن" میں ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ پاکستان کے دینی مدارس میں علم دین کی تکمیل کی۔ تحصیل علم کے بعد اپنے ملک ایران لوٹے اور قرآن وسنت کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے (جامعہ اسلامیہ حقانیہ) ایران شہر بلوچستان کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے بھرپور خدمات انجام دیں۔ یہ مدرسہ ایران کے تمام مدارس میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ جناب علامہ کی دینی وعلمی خدمات کی بنا پر ایران کے تمام علماء نے ایران میں اھلسنت کے دینی مدارس کی مجلس شوریٰ (شوریٰ ھماھنگی مدارس اھلسنت ایران) کا نگران اعلیٰ مقرر کیا۔ انہوں نے اپنی مخلصانہ کوششوں اور خدا داد صلاحیتوں سے ایران کے سنی مدارس کو ترقی کی شاہرہ پر گامزن کردیا۔ علامہ ابراہیم ایک فقیہ، تجربہ کار مدرس اور بہترین منتظم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مصنف بھی ہیں۔ انہوں نے کئی علمی اور دینی کتب اور رسائل تصنیف کئے اور مختلف تراجم بھی کئے۔ عظیم سکالر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب تاریخ دعوت وعزیمت کا فارسی ترجمہ حال ہی میں انہوں نے کیا جس کی ایک جلد چھپ چکی ہے۔ علامہ ابراہیم کی تصانیف وتراجم میں سے بعض کتب ایران کے سنی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ حضرت علامہ کو ایران کی شیعہ حکومت نے ابتداء انقلاب سے آج تک کبھی بھی سکون کا سانس نہیں لینے دیا۔ انہیں مسلسل مشکلات ومصائب سے دوچار کیا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں موصوف کو گرفتار کرکے جیل میں ان پر انتہائی تشدد کیا گیا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ سنی عقائد کا دفاع اور سنی طلبہ کو خلفاء راشدین اور ازواج واصحاب رسول علیہم الرضوان کے حسن کردار وعمل سے آگاہ کرتے۔ انہیں پندرہ سال کی سزائے قید سنائی گئی مگر ایک سال بعد اہل سنت میں ان کی مقبولیت سے مجبور ہو کر رہا کردیا۔ پھر دو مہینہ قبل صوبہ بلوچستان کے ایک معروف عالم دین حضرت مولانا عبدالستار بزرگ زادہ فاضل دارالعلوم دیوبند وفات پاگئے۔ موصوف نے اپنے شہر (ایرانشہر) میں ایک عظیم اور خوبصورت مسجد (مسجد طوبیٰ) تعمیر کرائی نگران کی وفات کے بعد حکومت نے مسجد پر قبضہ کی عملی کوشش کی۔ حتیٰ کہ اپنا مقرر کردہ نام نہاد امام بھی مسجد میں بھیجا لیکن جناب مولانا دامنی نے شدید مزاحمت کرکے حکومت کے اس منصوبہ کو ناکام بنادیا اور ارباب حکومت اس مسئلہ پر مولانا دامنی سے بہت خفا ہوئے اور ان کے دلوں میں مولانا کے خلاف بغض وانتقام کے شعلے بھڑکتے تھے۔ مئی ۱۹۹۲ء میں نام نہاد پارلیمنٹ کے انتخابات منعقد ہوئے۔ اس سال خالص سو فیصد سنی علاقوں میں بھی حکومت نے شیعی امیدوار کھڑے کرکے انہیں کامیاب بنایا۔ اس واضح حق تلفی پر بھی مولانا نے اعتراض کیا۔

(بقیہ صہ ۳۲ پر)

© rasailojaraid.com